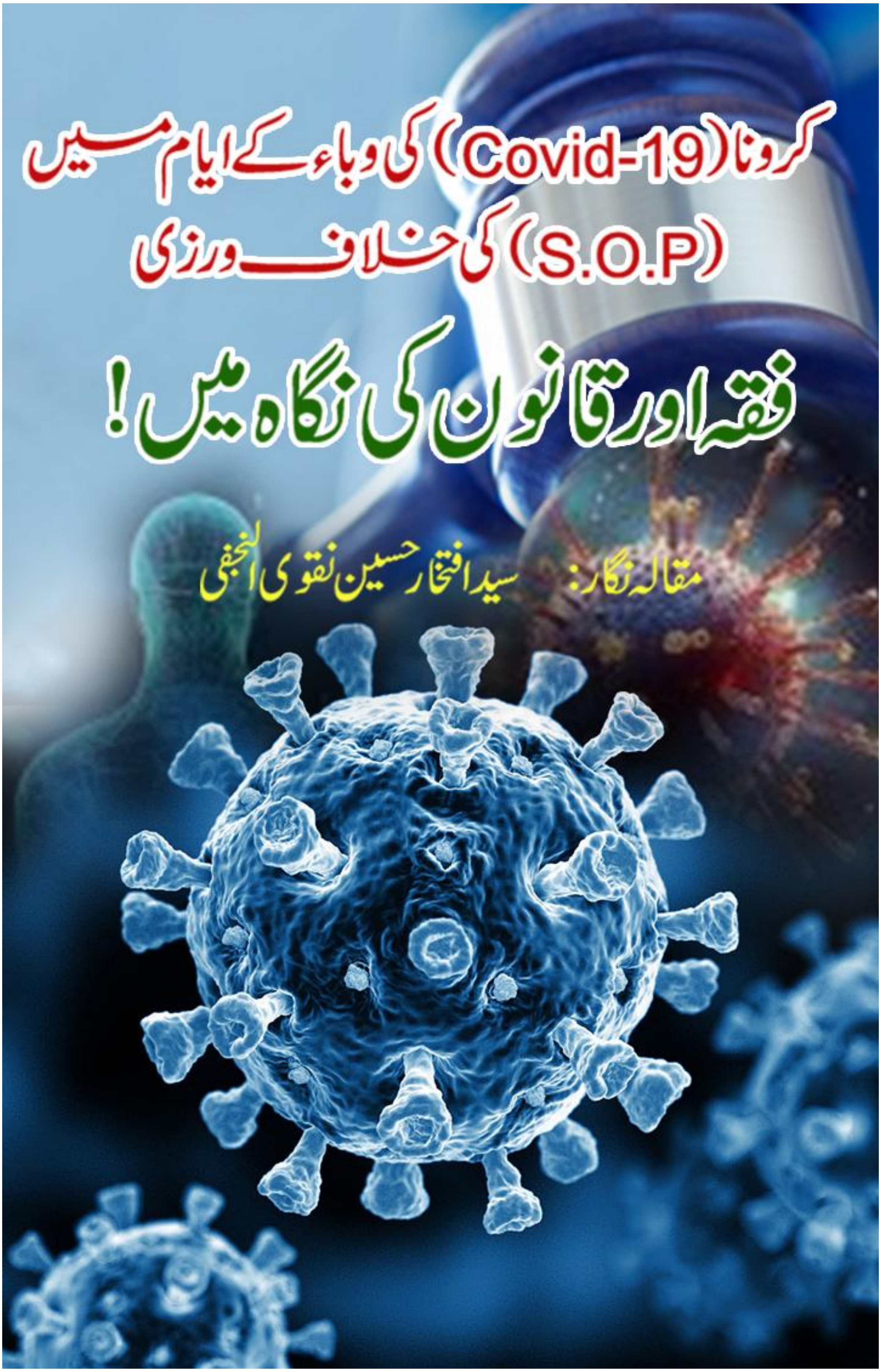
کرونا(Covid-19) کی وباء کے ایام میں
(S.O.P) کی خلاف ورزی
فقہ اور قانون کی نگاہ میں!
مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرونا(Covid-19) کی وباء کے ایام میں (S.O.P) کی خلاف ورزی فقہ اور قانون کی نگاہ میں

مقالہ نگار: **سید افتخار حسین نقوی النجفی**
(رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)

مقدمہ:

آج کل کرونا نامی مسری بیماری تمام دنیا میں پھیل چکی ہے اور تمام اقوام و ملل کو بہت نقصان پہنچا رہی ہے اور اس نے انسانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو متاثر کیا ہوا ہے۔ مسری بیماریوں خصوصاً کرونا کے ایام میں ایس او پیز پر عمل نہ کرنا خود آدمی کو اور معاشرے کے دوسرے افراد کو بے تحاشہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ایسی بیماریوں کے دوران بے احتیاطی ان بیماریوں میں مبتلا ہونے کا سبب بنے گی اور گھر کے کسی ایک شخص کا بیماری میں مبتلا ہونا گھر کے دوسرے افراد کو بھی اس بیماری سے دوچار کر سکتا ہے اور ان بیماریوں خصوصاً کرونا کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے کے تمام افراد مل کر کام کریں۔

ایجنڈا کے آیٹم چار اور چھ میں کرونا کے حوالہ سے تحقیقی نوٹ کو ریسرچ کے شعبہ کی جانب سے ممبران کے لیے دیا جائے گا میں نے بھی مناسب سمجھا کہ کرونا جیسی مسری بیماری کے حوالے سے قرآن و سنت کی روشنی میں فقہی نقطہ نظر کے بارے تفصیلی بحث معزز اراکین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ جیسا کہ واضح ہے کہ کسی بھی فقہی مسئلہ کو جاننے کے لیے اصول الفقہ میں قواعد و ضوابط بنائے گئے ہیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں تیار کیے گئے ہیں، ان قواعد و ضوابط کی روشنی میں کرونا کا جائزہ لینے کی کوشش کروں گا کہ ایس او پیز کے حوالے سے شرعی حکم کیا بنتا ہے؟ ہم اس مقالہ میں قواعد کی تفصیل کے بجائے اس کے عناوین ذکر کریں گے۔ اللہ تعالی ہمیں اس بیماری سے محفوظ رکھنے اور عوام تک الٰہی احکام پہنچانے میں مدد فرمائے۔

الف: انفرادی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا:

صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا انسان کی جسمانی، نفسیاتی اور اجتماعی سلامتی میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مسری بیماریوں کے دنوں میں انفرادی صفائی ستھرائی جیسے ہاتھوں کو صابن سے دھونا، ماسک لگانا، کھانستے وقت منہ کو ڈھانپنا وغیرہ ان مسری بیماریوں جیسے انفلونزا اور کرونا کے پھیلاو کو روکنے میں بہت مفید ہے۔

امامیہ فقہاء کا بیان:

امامیہ فقہاء کے نزدیک انسان کے لیے اگر بیماری سے متاثر ہونے کا خطرہ ہو تو احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ مسری بیماریوں خصوصاً کرونا کے ایام میں انفرادی احتیاط اور صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا سب پر لازم ہے اور اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی ایک استفتا کے جواب میں فرماتے ہیں: ''انسان کرونا کے مشکوک افراد سے میل جول نہ رکھے اور پر ہجوم جگہوں پر حاضر نہ ہو مگر یہ کہ احتیاطی تدابیر جیسے سنی ٹائیزر؛ ماسک اور دستانوں کا استعمال، کو اختیار کرے۔''[1] ہم ذیل میں اس فقہی قاعدے کے مستندات کے عناوین کو ذکر کرتے ہیں۔

1: قاعدہ نفی ضرر بہ نفس

مسری بیماری جیسے کرونا کے ایام میں فقہی قاعدہ نفی ضرر بہ نفس اور اضرار بہ نفس کی بنا پر احتیاطی تدابیر کی خلاف ورزی اور انفرادی صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھنا جائز نہیں ہے۔سورہ بقرہ آیت 195 ''**وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ**'' ترجمہ: (اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو)اور سورہ نسا آیت ۲۹ ''**وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ**'' (ترجمہ: اور تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو) کو اس کے مستندات سے شمار کیا گیا ہے۔لہٰذا اگر کوئی شخص مسری بیماریوں کے دنوں میں احتیاط نہ کرے یا صفائی کا خیال نہ رکھے تو پہلے مرحلے میں خود کو نقصان پہنچائے گا اور فقہی نقطہ نظر سے خود کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔

2: قاعدہ وجوب دفع ضرر محتمل:

ضرر محتمل کا دفع کرنا معتبر فقہی قواعد میں سے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ ہر اس چیز سے پرہیز کرے جس سے اس کے دنیوی اور اخروی نقصان کا احتمال ہو۔ اس قاعدہ کے لیے عقل اور عقلاء کی سیرت سے استناد کیا جاتا ہے۔

اس قاعدہ میں نقصان،اس نقصان کو بھی شامل ہے جو خود انسان کو پہنچے یا دوسروں کو۔

مسری بیماریوں کو چھپانا دوسروں کو نقصان دینے کے بھی مترادف ہے اور کرونا کی بیماری میں یہ احتمال اور بھی زیادہ ہے کیونکہ بہت بڑے نقصانات یہاں تک کہ موت کا سبب بھی بن سکتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ معاشرے کے تمام افراد اس جانی اور مالی محتمل نقصان سے بچنے کے لیے انفرادی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں اور اس سے روگردانی جائز نہیں ہے۔

[1]: https://www.sistani.org/persian/archive/26399/

3: قاعدہ وجوب حفظ جان:

کسی جان کی حفاظت کے وجوب کا قاعدہ اور قانون مشہور فقہی قوانین اور قواعد میں سے ہے اور بہت ساری فقہی مباحث میں اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس قاعدہ کی بنا پر ضروری ہے کہ انسان اپنی جان کی حفاظت کرے۔ سورہ بقرہ آیت 195 اور سورہ نسا آیت ۲۹ اور مختلف احادیث اور عقل کو اس کے مستندات میں شمار کیا جاتا ہے۔

4: نفی ضرر کا قاعدہ:

یہ ایک مشہور فقہی قاعدہ ہے۔ امامیہ فقہاء نے سورہ بقرہ آیت 233 اور 282؛ حدیث لا ضرر اور حکم عقل کو اس کے مستندات میں شمار کیا ہے۔

5: اصل احتیاط:

اصل احتیاط کا احاطہ انسان کا علم اجمالی ہے اور مسری بیماریوں خصوصاً کرونا کے دنوں میں اس بیماری کی سرایت اور انتقال کا اجمالی علم انسان کو ہے، اس بنا پر احتیاط کرنی چاہیے اور انفرادی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ اس کے حملے سے محفوظ رہ سکے۔ یہ احتیاط واجب ہے جس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

ب: عمومی ایس او پیز کی خلاف ورزی کی مذمت:

مسری بیماریوں خصوصاً کرونا کے ایام میں عمومی ایس او پیز کی رعایت کرنا ہر شخص کے لیے ضروری ہے تاکہ خود کو اور دوسروں کو اس بیماری میں مبتلا ہونے سے بچا سکے۔ جو مبتلا ہو چکے ہیں ان کے لیے ضروری ہے خصوصی ایس او پیز پر عمل کریں تاکہ ارد گرد کے افراد اس بیماری سے بچ سکیں۔

امامیہ فقہا کا بیان:

امامیہ فقہاء نے وزارت صحت کی جانب سے جاری ایس او پیز پر عمل کرنے کو لازم قرار دیا ہے جیسا کہ آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای فرماتے ہیں: ''یقیناً ہر چیزی کہ کمک کند بہ سلامت جامعہ و عدم شیوع این بیماری، یک حسنہ است؛ در نقطہ ی مقابل ہر چیزی کہ کمک کند بہ شیوع این بیماری، یک سیئہ است. خدای متعال ما را موظّف کردہ کہ نسبت بہ سلامت خود مان و سلامت دیگران، سلامت مردم، احساس مسئولیّت کنیم'' ۹۸/۱۳۹۸/۱۲/۱۳ ترجمہ: وزارت صحت کی جانب سے مقرر کی گئی ایس او پیز پر عمل کرنا ضروری ہے اور یقیناً ہر وہ چیز جو معاشرے کی سلامتی اور اس بیماری کے کنٹرول میں مدد کرے وہ

نیکی ہے؛ اس کے مقابلے میں ہر وہ کام جو اس بیماری کے پھیلنے کا باعث بنے وہ برائی ہے۔ خداوند متعال نے ہم پر لازم قرار دیا ہے کہ اپنی اور دوسروں کی سلامتی کے حوالے سے ذمہ داری کا ثبوت دیں۔

1: قاعدہ منع اضرار:

فقہی قاعدہ نفی ضرر سے ہی قاعدہ منع اضرار وجود میں آیا ہے کیونکہ فقہاء کی نظر میں یہ قاعدہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے بارے بھی لاگو ہوتا ہے۔ معاشرے کے تمام افراد کی ذمہ داری ہے کہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کا سبب نہ بنیں۔ مسری بیماریوں کے ایام میں ایس او پیز پر عمل نہ کرنا معاشرے کے دوسرے افراد کو نقصان پہنچانے کا سبب بن سکتا ہے اور کرونا کے ایام میں یہ نقصان زیادہ واضح اور روشن ہے کیونکہ یہ بیماری بہت جلد منتقل ہوتی ہے اور ابھی تک اس بیماری کے علاج کی کوئی معتبر دوائی بھی نہیں بنائی گئی ہے۔

2: قاعدہ احترام:

قاعدہ احترام بھی مشہور فقہی قواعد میں سے ہے جس کی بناپر انسان کی جان، مال اور عزت وآبرو محترم ہے اور ان کو نقصان پہنچانا کسی صورت جائز نہیں ہے۔

ج: مسری بیماری خصوصاً کرونا کو پھیلانے کی صورت میں ضمانت کے مستندات:

امامیہ فقہاء نے فتوی دیا ہے کہ اگر کوئی ایس او پیز پر عمل درآمد نہ کرتے ہوئے کرونا کے پھیلاؤ کا ذریعہ بنے تو وہ اس کا ضامن ہے۔ اگرچہ ایک سلبی فعل کا ضمانت کا باعث ہونے کا کوئی عمومی قاعدہ نہیں ہے لیکن اکثر فقہاء کا نظریہ یہی ہے کہ وہ ذمہ دار اور ضامن ہے۔ یعنی اگر کوئی ایس او پیز پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے کرونا کا شکار ہو جائے اور پھر اس بیماری کو چھپائے اور دوسروں کے اس بیماری میں مبتلا ہونے کا سبب بنے تو وہ اس نقصان کا ذمہ دار ہے جو دوسروں کو پہنچایا ہے ہے۔ فرق نہیں کرتا کہ وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کا قصد رکھتا ہو یا نہ، مثلاً سُستی اور شرم کی وجہ سے اس بیماری کو چھپائے۔

امامیہ فقہا کا بیان:

امامیہ فقہا کا فتوا ہے کہ اگر کوئی جان بوجھ کر یا سُستی کرتے ہوئے ڈاکٹر کو اپنی مسری بیماری سے آگاہ نہ کرے جس کی وجہ سے ڈاکٹر اس بیماری میں مبتلا ہو جائے اور فوت ہو جائے تو اس شخص پر دیت واجب ہے [1]۔ آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی فرماتے ہیں: "اختلاط او با دیگران بہ طوری کہ احتمال انتقال ویروس بہ آنان وجود داشتہ باشد جائز نیست و اگر چنین کاری انجام دہد و موجب ابتلای کسانی شود کہ از وضعیت او اطلاع ندارند، ضامن ضرر ہایی است کہ بہ آنہا وارد می شود، و اگر بہ

1۔ محمد تقی بہجت، استفتائات، جلد 3 صفحہ 172۔

ہمین سبب کسی براثر ابتلا بہ این بیماری فوت کند باید دیہ اش را بپردازد۔"[1] ترجمہ: اگر کوئی کرونا کا شکار ہو جائے تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ لوگوں کے ساتھ اس طرح میل جول رکھے کہ جس سے یہ وایرس دوسروں میں منتقل ہو جائے۔ اسی طرح اگر اس کی بے احتیاطی کی وجہ سے یہ وایرس دوسروں میں منتقل ہو جائے کہ جنہیں اس کی بیماری کا علم نہ تھا تو ان کو پہنچنے والے نقصان کا یہ ضامن ہو گا اور اگر خدانخواستہ وہ اس بیماری میں فوت ہو جائیں تو ضروری ہے کہ اس کی دیت ادا کرے۔

دیگر فقہاء جیسے آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی نے فتوادیا ہے کہ جب کوئی مسری بیماری کو دوسرے تک منتقل کرے اور وہ مر جائے تو اس شخص کی دیت اس منتقل کرنے والے کے مال سے لی جائے گی۔[2] اس حکم کے لیے انہوں نے قاعدہ اتلاف اور قاعدہ احترام سے استفادہ کیا ہے۔

کرونا کی ویکسین بارے امامیہ فقہا کا بیان:

اگرچہ کرونا ویکسین لگوانے کی تائید کے بارے میں امامیہ فقہا کا اتفاق ہے لیکن کس ملک کی ویکسین لگوائی جائے اس میں جزوی اختلاف پایا جاتا ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی نے اس بارے ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹروں کی بات کو معتبر جانا ہے کہ اگر ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹرز کسی ویکسین کی تائید کر دیں تو آپ وہ ویکسین لگوا سکتے ہیں۔ لیکن آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای فرماتے ہیں کہ بڑی عالمی طاقتوں جیسے امریکہ اور برطانیہ پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ویکسین کا تجربہ اپنے لوگوں پر کرنے کے بجائے دوسری قوموں پر کرتے ہیں کہ اگر تجربہ کامیاب نہ بھی ہو تو دوسروں کا نقصان ہو اور ان کے افراد محفوظ رہیں۔ دوسری طرف خود امریکہ اور برطانیہ کے لوگ بھی اپنے ملکوں کی ویکسین پر اعتماد کا اظہار نہیں کر رہے تو ایسی صورت میں ان ملکوں کی بنائی ہوئی ویکسین نہیں لگوانی چاہیے بلکہ دوسرے ملکوں سے لے کر استعمال کریں۔ یعنی اصل ویکسین لگوانے میں تمام امامیہ فقہاء جیسے آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای، آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی، آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی، آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی وغیرہ سب کا اتفاق ہے۔

نتیجہ:

کرونا ان مسری بیماریوں میں شمار ہوتا ہے جو بہت جلد پھیلتا ہے اور معاشرے کے بہت بڑے نقصان کا سبب بنتا ہے اور دو سے تین فیصد لوگوں کی موت کا سبب بن رہا ہے۔ معاشرے کے تمام افراد کے لیے ضروری ہے کہ ایس او پیز کا خیال رکھیں اور اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو قاعدہ اتلاف، قاعدہ نفی اضرار کی بنا پر ضامن ہے۔ اگرچہ قصاص یہاں منتفی

---

https://www.sistani.org/persian/archive/26399/-1

2: مکارم شیرازی، احکام پزشکی، صفحہ 230۔

ہے کیونکہ فقہاء کے نزدیک فعل اور آلہ قتل کا غالباً موت کا سبب بننا شرط ہے حالانکہ کرونا سے صرف دو سے تین فیصد لوگ ہی موت کا شکار ہوتے ہیں لہٰذا یہ اساسی شرط نہ ہونے کی وجہ سے قصاص کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔

تفصیلی فقہی بحث کو سامنے رکھتے ہوئے ہر پاکستانی کی ذمہ داری ہے کہ حکومت کی طرف سے جو ایس او پیز کرونا سے بچاؤ کے لیے مقرر کی گئی ہیں ان پر عمل کرے اور ان کی مخالفت حرام ہے۔ اسی حوالے سے مشہور معاصر فقہاء حضرت آیت اللہ سید علی سیستانی، آیت اللہ سید علی خامنہ ای، آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی اور آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی نے ایس او پیز کے مطابق عمل کرنے کو واجب قرار دیا ہے اور ان کی مخالفت کو حرام قرار دیا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپنے کرم کے صدقہ اور اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی پاک آل علیہم السلام کے تصدق میں اس بیماری کو اپنے بندوں سے دور رکھے اور ماہ مبارک رمضان میں اپنا خصوصی کرم فرمائے۔ (آمین)